بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ تبوک ۱۳۲۳ھش | ۴ شوال سنہ ۱۳۶۳ھ | ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ درد نقرس تا حال ناساز ہے۔ آج صبح درد میں کچھ تخفیف تھی لیکن اس وقت کچھ زیادتی ہوگئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کمزوری خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے۔ اور دیگر عوارض میں بھی کمی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

آج بعد نماز عصر ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کے نکاح کا اعلان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت خانصاحب محمد اشرف صاحب مرحوم فیروز پوری کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اسی موقعہ پر حضور نے ملک محمد صدیق صاحب ابن جہاں شاہ فضل حسین صاحب کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر بیٹی اطہار حسین صاحب ... بریلی

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ شوال سنہ ۱۳۶۳ھ

اخبار "ریاست" کا دخل در معقولات

دخل در معقولات کی اس سے بڑھ کر عجیب مثال شائد ہی کبھی دیکھنے میں آئی ہو۔ کہ ایسا شخص جسے اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جسے اسلام کی تعلیم سے کچھ واقفیت نہیں۔ جو اسلامی عقائد سے کلیتہً بے بہرہ ہے۔ اور جس کا نام دیوان سنگھ اور جس کی ہیئت انہی سکھوں کی سی ہے جو ہر جگہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ وہ اس جماعت کو جو موجودہ زمانہ میں اسلام کو اس کی حقیقی شکل میں پیش کرنے اور اکناف عالم میں کامیابی کے ساتھ پہنچانے والی واحد جماعت ہے۔ اپنے اخبار "ریاست" (۱۱ ستمبر) میں تلقین کر رہا ہے۔ کہ "اسلام کو رسوا نہ کرو" گویا حقیقی اسلام وہ ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب "ریاست" کے ذہن میں ہے۔ اور جسے وہ اپنے لئے بھی قابل عمل نہیں سمجھتے الّا اتنی سی بات پر گویا انہیں حق حاصل ہے کہ جب چاہیں یہ ڈانٹ پلادیں۔ کہ "اسلام کو رسوا نہ کرو"

اسلام کے یہ عجیب وغریب محافظ اس حد تک کیوں جوش میں آئے۔ اس کی وجہ انہی کے الفاظ میں سینئے۔ لکھتے ہیں۔

"انسانی آزادی اور مساوات کے اعتبار سے اسلام ایک قابل قدر مذہب ہے جس نے عورت کو اس قدر مساوی حیثیت دی۔ کہ ایک مسلمان عورت اپنے شوہر کو ناپسند کرنے کی صورت میں خلع کے ذریعہ اپنے خاوند سے علیحدہ ہوسکتی ہے۔ اور وہ شادی ناجائز اور حرام ہے۔ جس میں عورت اپنی قبولیت کا اقرار نہ کرے۔ مگر ہندوستان کے مذہبی ادارے اور مولوی اسلامی تعلیم کو اپنی مرضی کے مطابق توڑ مروڑ کر اسلام کے لئے رسوائی اور ذلت کا باعث ہو رہے ہیں۔ چنانچہ قادیان کی احمدی جماعت کے آرگن "الفضل" کے قول کے مطابق ایک خاتون کو صرف اس جرم میں جماعت سے خارج کردیا گیا۔ کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق شوہر پسند کیا اور شادی کی"

یہ صحیح ہے کہ انسانی آزادی اور مساوات کے اعتبار سے اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہی ہے۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ اسلام نے عورت کو اس قدر مساوی حیثیت دی ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت اپنے شوہر کو ناپسند کرنے کی صورت میں خلع کے ذریعہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہوسکتی ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ وہ شادی ناجائز اور حرام ہے۔ جس میں عورت اپنی قبولیت کا اقرار نہ کرے۔ لیکن یہ غلط اور سراسر غلط ہے۔ کہ اسلام کسی عورت کو ولی کی رضامندی کے بغیر خود بخود شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور جو شخص یہ ادعا کرتا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم سے قطعاً ناواقف اور بے بہرہ ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

"ریاست" نے "الفضل" کے جس اعلان کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ "فلاں عورت نے اپنا نکاح بلا اجازت ولی کرلیا ہے۔ اور ایسا نکاح شرعی طور پر نکاح نہیں کہلاتا۔ اور اس کے متعلق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صریح حکم ہے۔ کہ ایسا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے۔"

اس وضاحت کی موجودگی میں معاصر "ریاست" کا یہ لکھنا کہ "ہندوستان کے مذہبی ادارے اور مولوی اسلامی تعلیم کو اپنی مرضی کے مطابق توڑ مروڑ کر اسلام کے لئے رسوائی اور ذلت کا باعث ہو رہے ہیں" اور اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا واقعہ پیش کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ اگر شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کہ عورت کا جو نکاح بلا اجازت ولی ہو وہ باطل ہے۔ "ریاست" کی عقل و دانش سے بالا ہے۔ تو وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کی حکمت اس کی سمجھ میں نہیں آئی اور اگر وہ اس سے بھی آگے قدم بڑھانا چاہے۔ تو یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کو معقول اور درست نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیم کو اپنی مرضی کے مطابق توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ تعلیم اسلام کیا ہے۔ وہ اوامر و نواہی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے الہام اور علم پاکر پیش فرمائے اور جس امر کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صاف اور واضح ارشاد موجود ہو (جیسا کہ عورت کے نکاح کے متعلق ولی کی اجازت کے متعلق ہے۔) اسے پیش کرنے پر کسی غیر مسلم کا یہ کہنا کہ اسلام کی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے۔ دخل در معقولات کی نہایت افسوسناک مثال ہے۔

اس سلسلہ میں "ریاست" نے سوال کیا ہے کہ "اگر ایک مسلمان خاتون جو بالغ ہے اپنے نفع و نقصان کو سمجھتی ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق اپنا شوہر منتخب کرتی ہے۔ اور اس کے ورثا کسی وجہ سے اس خاتون کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ تو یہ شادی ناجائز ہے۔ یا اس خاتون کی اخلاقی جرأت قابل تعریف جو اپنے حقوق کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ورثا کے ہاتھوں میں ڈول ثابت نہ ہوئی"

اس سوال کا جواب کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے کے لئے اور ہے۔ اور مذہبی پابندیوں کو ناجائز قیود سمجھنے والے کے لئے اور۔ "ریاست" کے ایڈیٹر صاحب سکھ ہیں اس لئے سکھ دھرم کے متعلق کچھ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا۔ اگرچہ سکھ دھرم میں بیاہ شادی کے متعلق اسلام کی طرح وضاحت سے قوانین نہیں ہیں حتیٰ کہ گرنتھ صاحب میں تو یہ بھی ذکر نہیں۔ کہ کن عورتوں سے شادی کرنا جائز اور کن سے ناجائز ہے۔ البتہ بعض مذہبی کتب سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ کوئی سکھ لڑکی اپنی مرضی سے اپنے والدین کے منشاء کے خلاف اور اپنے مذہب کے قوانین کو نظر انداز کرکے جہاں چاہے شادی نہیں کرسکتی۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ کہ لڑکی کا باپ یا کوئی اور رشتہ دار لڑکے کا پلا لڑکی کے ہاتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بکر دا دے۔" (سکھ رہت مریادہ صفحہ ۱۲ شائع کردہ شرومنی کمیٹی)

پھر لکھا ہے۔ "جو ماتا پتا کی آگیا نہ مانے وہ تنخواہیا" (خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۱۸۸)

یعنی جو ماں باپ کا کہا نہ مانے وہ مجرم ہے کنواری لڑکی کی شادی میں ولی اور سرپرست کی اجازت تو اہم ہے ہی۔ بیوہ کے متعلق بھی سکھ دھرم کی تعلیم یہ ہے۔ کہ "کسی شادی شدہ عورت کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کے پہلے خاوند کی وفات پر اس کی دوبارہ شادی اس کے منتخب شدہ شخص سے اسکی مرضی کے مطابق ہو جائے گی۔" (خالصہ دھرم شاستر) اس کی مزید وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔ کہ

"بیوہ اپنی مرضی سے حسب پسند شخص سے شادی نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس کے سرپرست اور ذات برادری کے بڑے لوگوں کی منشاء کے مطابق ہونی چاہیئے۔"

یہ حوالے بالکل واضح ہیں۔ اور کسی سکھ کے لئے ان کا انکار قطعاً ممکن نہیں۔ پھر اسلام میں اسی قسم کی پابندی پر اعتراض کے کیا معنی۔

اب عقلی پہلو کی طرف آیئے۔ مذہب نے عورت کے نکاح کے لئے ولی اور سرپرست کی جو شرط رکھی ہے وہ ناجائز پابندی نہیں۔ بلکہ سراسر عورت کے لئے مفید اور اس کے مفادات کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ جس قسم کی اخلاقی جرأت کو "ریاست" نے قابل تعریف قرار دیا ہے۔ یورپ میں اس کا کافی تجربہ کیا جا چکا ہے۔ اور اس کے نقصانات اس حد کو پہنچ گئے ہیں۔ کہ اب اس قسم کے ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ جہاں شادی کے قبل عورت و مرد کی موزونیت اور ایک دوسرے سے نباہ کرنے کے متعلق کافی غور و فکر کیا جاتا ہے۔ اور پھر شادی کرنے یا نہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اسکی ضرورت کیوں پیش آئی۔ محض اس لئے کہ اس ذہنیت کے لوگ وہاں پیدا ہو چکے ہیں۔ کہ شادی میں مرد و عورت کے سوا کسی اور کا کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف عورت اور مرد کو اپنے متعلق فیصلہ کرنے کا کامل اختیار ہونا چاہیئے۔

ان حالات میں اسلام کے اس حکم کی حکمت اظہر من الشمس ہے جو عورت کے لئے ولی اور سرپرست مقرر کرنے کے متعلق ہے۔ اور جس میں عورت کے لئے سراسر فائدہ ہے۔ کیونکہ مرد کے مقابلہ میں وہ اکیلی اپنی خلقی مجبوریوں کی وجہ سے اپنے حقوق کی پوری پوری حفاظت نہیں کر سکتی۔

عقیدت کے چند پھول حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی خدمت میں

(از مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ)

واہ وا کیا گھر رہا ہے ابرِ رحمت بار آج
باغِ عالم میں ہیں ہر سو فیض کے آثار آج

بن گئی موجِ صبا موجِ شرابِ انبساط
نونہالانِ چمن ہیں سب کے سب سرشار آج

دے گئی بادِ بہاری کیا مسیحائی کا کام
نرگسِ شہلا بنی ہے نرگسِ بیمار آج

رشکِ حسنِ حور ہے ہر گل کے جوبن کا نکھار
روکشِ باغِ جناں ہے رونقِ گلزار آج

ہے یقیں جوشِ طرب میں نغمہ سنجی کے لئے
کھول دے گی بلبلِ تصویر بھی منقار آج

پھول بھی فرطِ خوشی میں بیٹھتے ہیں پھول پھول
گر نہیں پھولی سماتیں بلبلیں زنہار آج

کیا عجب ہے نامیہ کے فیض کی تاثیر سے
بارور ہو جائیں جو سب کا غذی اشجار آج

ہو رہے ہیں گل ہمہ تن گوش جسکے شوق میں
ہے نوا پیرا اسی آہنگ سے ہر تار آج

گل گریباں چاک ہیں گل صرصر بیداد سے
گہ گدائی ہے صبا کی موجِ فیض آثار آج

غسلِ صحت رونقِ گلزار احمد ہے ترا
کیا عجب ہو ابرِ مردہ بھی جو گوہر بار آج

کی شفا الحمدللہ حق تعالے نے عطا
پا رہے کو یاں ہے خوشی میں طالع بیدار آج

اے مسیحِ پاک کے فرزند قمر الانبیاء
ہم دعا تیرے لئے کرتے ہیں سو سو بار آج

تیری آنکھوں میں محبت کا ہے دریا موجزن
کیفِ بے پایاں سے کر دے مجھ کو بھی سرشار آج

ہو تری دریا دلی مائل بہ احسان و کرم
موجزن ہے جس کا ہر سو قلزمِ زخار آج

طبعِ روشن باندھ رہی پُر نور مضمونِ دعا
مقطعِ اشعار ہو اک مطلعِ انوار آج

تا ابد لائق ہو رخشاں آفتاب اقبال کا
جس طرح روشن ہے مہرِ گنبدِ دوار آج

قادیان میں عید الفطر

قادیان ۲۰ ستمبر۔ ۱۹ ستمبر کو اگرچہ یہاں چاند نہ دیکھا گیا۔ مگر ڈلہوزی سے چاند دیکھنے کی حلفیہ شہادات جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچیں تو حضور نے علماء سے مشورہ لینے کے بعد رات کو ایک بجے کے قریب فیصلہ فرمایا کہ صبح عید ہوگی۔ اس کا اعلان تمام محلوں میں راتوں رات کر دیا گیا۔ چونکہ دھوپ میں ابھی کافی شدت پائی جاتی ہے۔ اور عیدگاہ میں عورتوں اور مردوں کے اتنے بڑے اجتماع کے لئے جو عید کے موقعہ ہوتا ہے۔ سایہ کا انتظام کرنا ممکن نہ تھا۔ اور عیدگاہ کے ایک حصہ میں پانی بھی جمع تھا۔ اس لئے اعلان کیا گیا کہ نماز عید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں ہوگی۔ جہاں خواتین کے لئے قناتوں کے ذریعہ پردہ کا انتظام کیا گیا۔ اور دریوں و چٹائیوں کے ذریعہ فرش بچھایا گیا۔ نیز لاؤڈ سپیکر بھی لگایا گیا۔

۹ بجے کے قریب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ دس بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود ناسازئ طبع تانگہ پر تشریف لائے اور نماز عید پڑھائی۔ چونکہ حضور کے پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف تھی اس لئے جب خطبہ عید الفطر پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب لاہور کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ حضور نے انہیں اپنے پاس کھڑا کر لیا۔ اور سارا خطبہ ان کے کندھے پر بطور سہارا اپنا بازو رکھے ہوئے پڑھا۔ اس جگہ کے مطابق ڈاکٹر صاحب موصوف کے قد کی موزونیت ان کے کام آگئی۔ اور انہیں یہ شرف حاصل ہوا۔

خطبہ کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی اور پھر ممبر پر بیٹھ کر تمام مردوں کو شرف معانقہ بخشا۔ اور اس طرح مرکز میں بسنے والے احمدیوں کی وہ تمنا خدا تعالے کے فضل سے تکمیل کو پہنچ گئی۔ جو عید کی تقریب میں حضور پُر نور کی شمولیت کے متعلق تھی۔

اس کے سوا عید کی خوشی کو بڑھانے والی ایک بات یہ بھی تھی کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو بیماری کے شدید حملہ کے بعد محض خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوئے۔ اور یہ نعمتِ اور گراں مایہ وجود جو خدا تعالیٰ نے اپنے عاجز اور درماندہ بندوں کو گویا دوبارہ بخشا۔ بنفس نفیس عیدگاہ میں موجود تھا۔ اور جس کی بھی نظر آپ کے چہرہ مبارک پر پڑتی۔ اس کا دل خدا تعالیٰ کے شکر اور احسان سے بھر جاتا۔ اور بے اختیار اس کی زبان پر الحمد للہ آتا۔ آپکو ابھی نقاہت بہت ہے۔ کچھ عوارض بھی باقی ہیں۔ احباب درد دل سے کامل صحت و عافیت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

لندن میں عید الفطر کی تقریب

لندن ۱۹ ستمبر۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لندن نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے۔ آج مسجد احمدیہ لندن میں عید کی تقریب منائی گئی۔ حسب معمول بعض احمدی دوست برائیٹن نوٹنگھم اور ویلز سے تشریف لا کر شریک ہوئے۔ خطبہ روزہ کی فلاسفی اور جنگ کے بعد کے زمانہ کی اسلامی نمائندگان کے موضوع پر تھا۔ جس میں مصلح موعود کے بارے میں پیشگوئیاں اور اس کے دعاوی بھی بیان کئے گئے۔ دعا کے بعد حاضرین کو دعوت طعام دی گئی۔

معذرت

۲۰ ستمبر کو "الفضل" کا جو پرچہ شائع ہوا ہے۔ وہ ۱۸ ستمبر کو مرتب کیا گیا تھا۔ جسے ۱۹ کو قادیان میں شائع ہونا اور ۲۰ کو باہر پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن عید کا اعلان بہت رات گذرے ہوا اس لئے عین اس کی طباعت اور روانگی کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے تاریخیں بدلی گئیں۔ اور اس طرح نہ صرف اخبار پر یکم شوال کی تاریخ غلط ہو گئی۔ بلکہ احباب کو عید مبارک کی جو تہنیت پیش کی گئی تھی۔ وہ بے وقت پہنچی۔ علاوہ ازیں اس پرچے میں نہ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع درج کی جا سکی۔ جس کا سخت افسوس ہے۔ اور نہ کوائف عید لکھے جا سکے۔

(ایڈیٹر)

موت اور نیند میں قبض رُوح کا فرق

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

سورہ زمر میں آتا ہے۔ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ یعنی اللہ تعالیٰ جانوں کو قبض کرتا ہے۔ ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مرتیں ان کی جانوں کو نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر ان روحوں کو تو روک لیتا ہے۔ جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے مگر دوسری ارواح کو واپس بھیج دیتا ہے ایک وقت مقرر تک۔ (زمر رکوع ۵) اس آیت کے متعلق بعض مشکلات پیش کی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ آیت اکثر لفظ توفی کی بحث میں بھی آتی ہے۔ اور اس میں بعض اور معنوی دقتیں بھی ہیں۔ اس لئے میرا جی چاہا۔ کہ وہ معنی اپنے احباب کے علم میں بھی لے آؤں۔ جن سے قبض روح اور روح کی واپسی نیز سونے والے اور مرنے والے میں جو فرق ہے۔ وہ واضح ہو جاتا ہے۔

اس آیت کا پہلا حصہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ روح پر موت اور نیند کے وقت پورا پورا قبضہ کر لیتا ہے۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ کیا جاگنے میں خدا کا قبضہ روح پر کامل نہیں ہوتا؟ سو واضح ہو کہ یہاں کامل قبض روح یعنی توفی سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ روح ان دونوں حالتوں میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہوتی ہے۔ اور اسکی اپنی مرضی اپنے حواس اپنے حرکات اپنی خواہش اپنا عمل سب کچھ جاتا رہتا ہے۔ مرنے والی روح نہ سن سکتی ہے۔ نہ بول سکتی ہے۔ نہ اپنی مرضی چلا سکتی ہے۔ نہ اپنی کسی خواہش پر عمل کر سکتی ہے۔ نہ اس کا کوئی ارادہ بروئے کار آسکتا ہے۔ جس طرح زندہ انسان میں ہؤا کرتا ہے۔ زندہ انسان کی روح برخلاف اس کے خواہ خدا کا حکم مانے یا نہ مانے۔ خواہ نیکی کرے یا بدی کرے۔ خواہ خدا کے ساتھ موافقت کرے۔ یا اسکی اور اسکے رسولوں کی مخالفت کرے۔ خواہ دیکھے۔ سُنے۔ سونگھے چکھے یا لمس کرے یا نہ کرے۔ غرض مردہ کی روح محض خدا کے اختیار میں ہوتی ہے۔ برخلاف زندہ کی روح کے جو اپنا ارادہ حواس اور اختیارات رکھتی ہے۔ پس مرنے کے بعد خدا کا کامل تصرف اس روح پر ہوتا ہے۔ مگر زندہ کی روح کو کچھ اختیارات مالک کی طرف سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو مرنے پر سلب ہو جاتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد اس روح کا دیکھنا۔ سننا وغیرہ قطعاً اس کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نیند میں بھی میں روح کو قبض کر لیتا ہوں۔ یعنی پکڑ کر اس طرح قید کر لیتا ہوں۔ کہ نہ وہ اپنے اختیار سے سن سکتی ہے نہ بول سکتی ہے۔ نہ ارادہ کر سکتی ہے۔ نہ عمل کر سکتی ہے۔ بلکہ جملہ حواس اور اعمال اسکے مردہ کی طرح ہوتے ہیں۔ پس کامل قبض روح یعنی انسان کی جان پر قبضہ باری تعالیٰ کا جسمیں انسان کے ارادی اختیارات بالکل سلب ہو جاتے ہیں۔ صرف دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ ایک مرکے دوسرے سوتے میں۔ جبھی تو یہ ضرب المثل ہے۔ کہ "سویا اور مرا برابر"۔ لیکن ہم دوسری طرف یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ باوجود اسکے کہ انسانی روح دونوں حالتوں میں کامل بے اختیار اور پوری تصرف الٰہیہ میں ہوتی ہے۔ پھر بھی ایک مردے اور ایک سونے والے انسان میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ حالانکہ جب دونوں کی روحیں خدا کے قبضہ میں آگئیں۔ تو پھر مردہ اور سونے والا ہر جہت سے ایک ہی طرح کا معلوم ہونا چاہیئے۔ اس بات کی وجہ نہ سمجھنے سے لوگوں کے لئے مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسی دونوں روحیں خدا کے پاس قید ہو جاتی ہیں۔ ہاں مرنے والی روح کو خدا اسی قید میں روک رکھتا ہے۔ مگر سونے والے کی روح کو اس قید سے آزاد کر کے واپس کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب غلطی سے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ سونے والے کی روح بھی عزرائیل فرشتہ نکالتا ہے۔ اور وہ بھی عالم برزخ میں مردہ کی روح کی طرح چلی جاتی ہے۔ پھر جب وہ شخص جاگتا ہے۔ تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ دیکھو مُردوں کی ارواح کے تھیلوں میں سے فلاں سونے والی روح کو تلاش کرو۔ اور اسے جلدی دنیا میں فلاں جگہ پہنچاؤ۔ اگر یہ نظریہ صحیح مان لیا جائے۔ تو پھر ایک مردے اور ایک سونے والے کے جسم کا ایک سا حال ہونا چاہیئے۔ اس دھوکہ میں لوگ فَیُمْسِکُ اور یُرْسِلُ کے الفاظ نہ سمجھنے کی وجہ سے پڑ گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا محدود ہے۔ اور ایک تخت پر کرسی بچھا کر بیٹھا ہؤا ہے۔ ارواح اس کے پاس لاکھوں کروڑوں میلوں سے لائی جاتی ہیں۔ اور اس کے عرش کے نیچے رکھدی جاتی ہیں۔ اور پھر سونے والی روحیں تلاش کر کے واپس کی جاتی ہیں۔ اور مرنے والوں کی وہیں تھیلوں میں بند پڑی رہتی ہیں۔ اس قسم کے عقائد کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس آیت کے معنی سمجھنے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ حالانکہ خدا ہر جگہ ہے۔ اور ہر جگہ اس کے قید خانے موجود ہیں۔ جہاں چاہتا ہے۔ جس روح کو قید کر سکتا ہے۔ اس لئے اس آیت کے صحیح معنے یہ ہوں گے۔ کہ مرنے والوں کی ارواح کو موت کے فرشتے قبض کر کے عالم برزخ میں تاقیامت قید کر دیتے ہیں۔ اور وہ دنیا میں واپس نہیں آسکتیں۔ ان کا قید خانہ بالکل الگ ہے۔ لیکن سونے والے کی روح کو جب خدا اپنے اختیار میں لیتا ہے۔ تو اس روح کو اسی دنیا میں اس کے اپنے جسم کے کسی حصہ کو قید خانہ بنا کر قید کر دیتا ہے۔ مثلاً اسکی روح اسی کے دماغ کے کسی خانے میں مقفل کر کے قید کر دی جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ بکلی خدا کے قبضہ میں آجاتی ہے۔ اور جب تک نہ جاگے وہ ایک بے اختیار قیدی کی طرح اسی خانے میں بند رہتی ہے۔ لیکن جب وہ جاگتی ہے یا کوئی اسے جگاتا ہے۔ تو محافظ فرشتہ فوراً قفل کھول کر اس روح کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور وہ با اختیار ہو کر اپنے سب کام اپنے دفتر (دماغ) میں آکر کرنے لگتی ہے۔ اس سے معلوم ہؤا۔ کہ ایک ہی قید خانہ دونوں روحوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ مرنے والی روح کا قید خانہ عالم برزخ ہے۔ اور سونے والی روح کا قید خانہ اس کے اپنے جسم میں ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے گورنمنٹ انگریزی کا قاعدہ ہے۔ کہ تھوڑی میعاد کے قیدی کو اس کے اپنے شہر کی حوالات یا جیل میں رکھتی ہے۔ اور عمر قیدی کو کالے پانی کی جیل میں بھیج دیتی ہے۔ ہر شخص کے اندر بھی ایک حوالات یا قید خانہ ہے۔ جہاں سوتے وقت اسکی روح اپنے حواس و اختیارات سے معطل ہو کر مثل ایک قیدی کے بند کر دی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کامل تصرف میں ہوتی ہے۔ جو بھی خواب یا نظارہ خدا چاہے۔ اس کو دکھائے۔ اس کا اپنا ارادہ قطعاً کوئی نہیں ہوتا۔ لیکن جب جاگنے کا وقت آتا ہے۔ تو حوالات کے فرشتے فوراً دروازہ کھول کر اسے آزاد کر دیتے ہیں۔ اور وہ جسم پر قبضہ کر کے اپنے اختیارات مرضی اور ارادہ استعمال کرنے لگتی ہے۔ اور یہی عمل روزانہ ہوتا رہتا ہے۔ حتّٰی کہ اس کے مرنے کا دن آجاتا ہے۔ اس وقت موت والے فرشتے اسے چھوٹے جیل کی بجائے مستقل اور بڑے جیل خانہ میں لے جاتے ہیں۔ جہاں وہ ایک معطل حالت میں تا یوم الحساب پڑی رہے گی۔

اس تشریح سے اس آیت کی جو مشکلات ہیں وہ حل ہو جاتی ہیں۔ اور اس فرق کی توجیہہ بھی ہو جاتی ہے۔ کہ مردہ اور سونے والے کے جسموں میں کیوں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ حالانکہ روح کے اختیارات اور ارادی قوت کے لحاظ سے دونوں حالتیں برابر ہیں۔ یہ سب غلطی خدا کو محدود سمجھنے اور ایک غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ خدا ہر جگہ ہے۔ اس کے کارکن ہر جگہ ہیں۔ اس کے قید خانے ہر جگہ ہیں۔ اور روح کو واپس بھیجنے کے معنے صرف اس کا آزاد کرنا ہے۔ اور توفّی یعنی قبض روح کے معنے اس کے سارے اختیارات سلب کر کے پورے طور پر خدائی تسلّط کے ماتحت آجانے کے ہیں۔ بس اتنا فرق ہے۔ کہ مرنے کی صورت میں تو روح کا تعلق جسم سے ہمیشہ کے لئے کٹ جاتا ہے۔ لیکن نیند کی صورت میں یہ انقطاع نہ صرف عارضی ہوتا ہے۔ بلکہ کم درجہ کا بھی ہوتا ہے۔

صدقہ جاریہ

جناب محمد عمر خاں صاحب عرائض نویس مانسہرہ اور جناب پیر محمد زمان صاحب مانسہرہ نے اپنی گرہ سے رقم ارسال فرما کر چھبیس ۲۶ معززین کے نام "الفضل" کا خفیہ نمبر جاری فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس صدقہ جاریہ کے لئے بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیاوی حسنات و برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائدادیں وقف کرنیوالوں کی آٹھویں فہرست

اس سلسلہ کی ساتویں فہرست ۱۰ ستمبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کا عنوان کاتب نے غلطی سے زندگی وقف کرنیوالوں کی فہرست لکھ دیا تھا۔ احباب اصلاح فرمالیں

۵۸۶ سیٹھ خیر الدین صاحب و سیار شید علی صاحب لکھنؤ - ۱۵۰۰/- روپیہ
۵۸۷ مختار احمد صاحب لکھنؤ ۵۰۰/- ،،
۵۸۸ امۃ الرحمٰن صاحبہ ہمشیرہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب قادیان - سارا مکان
۵۸۹ رقیہ خانم صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب - دار الفتوح - دس مرلہ زمین
۵۹۰ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عباد اللہ صاحب ،، پانچ مرلہ زمین
۵۹۱ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب ،، ۲ مرلہ میں مکان
۵۹۲ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب ،، ۱۲۵ روپیہ مہر
۵۹۳ احمدی بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب ،، ۲ تولہ سونا -
۵۹۴ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ،، ½ مکان
۵۹۵ خواجہ رشید احمد صاحب محمود - چنیوٹی ایک کنال زمین
۵۹۶ نواب الدین صاحب ولد مہر محمد صاحب سکنہ تلونڈی جھنگلاں - ساری جائیداد
۵۹۷ غلام رسول صاحب مجلد دار الصحت - قادیان ۲ ماہ کی تنخواہ
۵۹۸ اہلیہ حاجی کریم بخش صاحب مرحوم مکان کا اپنا حصہ
۵۹۹ شیخ محمد اکرم صاحب مع تمام خاندان - جائیداد مالیتی پچیس ہزار روپیہ
۶۰۰ صاحبزادہ کیپٹن مرزا داؤد احمد صاحب - سرگودھا - ایک ماہ کی آمد
۶۰۱ بشیر احمد صاحب عدن وعدہ ۳۰/- درہم ۲ روپیہ
۶۰۲ نذیر احمد صاحب ڈار مشرقی افریقہ جائیداد و آمد
۶۰۳ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب ڈار مشرقی افریقہ - وعدہ ۱۵۶/- شلنگ
۶۰۴ محمد عبد اللہ صاحب ایران ایک مکان
۶۰۵ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری محمد سعید صاحب ... سارا زیور سارا روپیہ
۶۰۶ چودھری محمد دین صاحب ولد شاہ محمد صاحب - احمدیہ چک ۹ عبد الستار والہ ½ مربعہ زمین
۶۰۷ چودھری غلام سرور صاحب ،، ،، ،، ،، ،، ،،
۶۰۸ چودھری غلام قادر صاحب ،، ،، ،، ،، ایک مربعہ ،،
۶۰۹ مولوی اللہ رکھا صاحب ،، ،، ،، ،، ½ ،، ،،
۶۱۰ چودھری اللہ رکھا صاحب ولد چودھری عنایت محمد صاحب ،، ،، ،، ،، ،،
۶۱۱ چودھری غلام مصطفیٰ صاحب ،، ،، ،، ،، ،،
۶۱۲ چودھری شرف الدین صاحب ،، ،، ،، ایک مربعہ ،،
۶۱۳ چودھری محمد دین صاحب ،، ،، ،، ،، ،،
۶۱۴ نواب دین صاحب ،، ،، ،، وعدہ ۱۲/- روپیہ
۶۱۵ چودھری احمد دین صاحب ،، ،، ،، ½ مربعہ زمین
۶۱۶ بشارت احمد صاحب نیروبی ایک ماہ کی آمد
۶۱۷ چودھری بدر الدین صاحب عالمے ضلع ہوشیارپور - ساری زمین
۶۱۸ چودھری عبد الحق صاحب تاکر - سندھ جائیداد اور آمد
۶۱۹ شریفہ خاتون بنت چودھری رحمت اللہ صاحب - کوہاٹ - سارا زیور
۶۲۰ زینب بی بی زوجہ محمد حسین صاحب مدرس قادیان ایک مکان
۶۲۱ غلام صغرا بنت ماسٹر محمد حسین صاحب ،، ایک ماہ کی آمد
۶۲۲ محمد حسین صاحب مدرس ،، ایک ماہ کی آمد
۶۲۳ عائشہ بیگم صاحبہ - فیروزپور - ساری جائیداد - ایک ماہ کی آمد
۶۲۴ اللہ بخش صاحب ،، ساری جائیداد
۶۲۵ چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور - ساری جائیداد

۶۲۶ برکت علی خان صاحب پٹواری - منٹگمری - ساری جائیداد
۶۲۷ محمد منصور عالم صاحب امبرناتھ بمبئی ایک ماہ کی آمد
۶۲۸ سید محمد احمد صاحب لاہور چھاؤنی پانچ ماہ کی آمد
۶۲۹ اللہ دین صاحب سیالکوٹ ایک مکان پختہ -
۶۳۰ چودھری سردار صاحب ،، ۵ گھماؤں زمین -
۶۳۱ محمد یعقوب صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز - جھنگ - ساری زمین
۶۳۲ منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس سیالکوٹ ۲ ماہ کی آمد
۶۳۳ چودھری حسام الدین صاحب پسرور ساری زمین
۶۳۴ نور احمد صاحب ،، ساری جائیداد
۶۳۵ چودھری بدر سلطان صاحب اختر ... - وعدہ ۲۶۰/- روپیہ
۶۳۶ اہلیہ چودھری بدر سلطان صاحب زیورات
۶۳۷ صوفی محمد رفیع صاحب ڈی - ایس - پی سندھ - ایک ماہ کی آمد
۶۳۸ ابراہیم صاحب سیالکوٹ تین ،، ،،
۶۳۹ محمد امین صاحب ،، تین ،، ،،
۶۴۰ محمد حسین صاحب ،، ساری جائیداد
۶۴۱ صفدر جنگ ہمایوں صاحب حصار تین ماہ کی آمد
۶۴۲ محمد شریف صاحب اشرف اے - ایس - ایم - جالندھر ۲ ماہ کی آمد
۶۴۳ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مبلغ زمین اور تین ماہ کی آمد
۶۴۴ نور الدین صاحب کلرک کراچی ایک ماہ کی آمد
۶۴۵ محبوب الٰہی صاحب بی اے - لاہور ساری آمد
۶۴۶ بٹالین حوالدار حمید احمد صاحب کلیم ۱۲ ماہ کی آمد
۶۴۷ ۱۹۰۷۹ سپاہی غلام نبی صاحب بارہ ،، ،، ،،
۶۴۸ ۱۹۴۳۹ لیس نائک عبد اللطیف صاحب دس ،، ،،
۶۴۹ ۱۹۱۸۳ ،، محمد اقبال صاحب چھ ،، ،، ،،
۶۵۰ ۲۳۲۵۰ سپاہی بہادر خان ،، آٹھ ،، ،،
۶۵۱ ۱۹۴۳۱ ،، عبد القادر ،، پانچ ،، ،،
۶۵۲ ۱۹۱۶۱ نائک حاکم علی ،، تین ،، ،،
۶۵۳ ۲۲۱۳۱ سپاہی ابراہیم ،، چار ،، ،،
۶۵۴ ۱۹۲۸۱ نائک احمد دین ،، تین ،، ،،
۶۵۵ ۲۳۲۱۵ سپاہی رفیع الدین ،، تین ،، ،،
۶۵۶ ۱۹۴۳۱ ،، نذیر احمد ،، ،، ،، ،،
۶۵۷ ۱۹۳۴۷ ،، محمد شفیع ،، ،، ،، ،،
۶۵۸ ۲۳۱۷۴ ،، محمد اسمٰعیل ،، ،، ،، ،،
۶۵۹ ۱۹۳۴۴ ،، برکت علی ،، چار ،، ،،
۶۶۰ ۱۹۲۹۸ ،، فتح علی ،، ایک ،، ،،
۶۶۱ ۱۹۲۹۹ ،، محمد طفیل ،، تین ،، ،،
۶۶۲ ۱۹۱۹۸ ،، محمد احمد ،، ایک ،، ،،
۶۶۳ ۱۹۲۵۸ ،، کرم علی ،، ،، ،، ،،
۶۶۴ ۱۹۲۵۰ لیس نائک محمد انور ،، چار ،، ،،
۶۶۵ ۱۹۲۲۶ سپاہی حنیف احمد ،، دو ،، ،،

۶۶۶ ۱۹۳۵۰ لیس نائک غلام حسین شاہ صاحب - ایک ماہ کی آمد
۶۶۷ ۱۹۲۵۶ ،، ،، محمد شریف ،، چار ،، ،،
۶۶۸ ۱۹۹۸۹ ،، ،، روشن الدین ،، ایک ،، ،،
۶۶۹ ۱۹۳۶۶ ،، ،، شریف احمد ،، چار ،، ،،
۶۷۰ ۱۹۲۶۷ ،، ،، غلام رسول ،، دو ماہ ،، ،،
۶۷۱ ۱۹۳۵۷ سپاہی محمد اسمٰعیل ،، دو ماہ ،، ،،
۶۷۲ ۱۹۴۳۲ ،، خدا بخش ،، ایک ،، ،،
۶۷۳ حوالدار مشتاق احمد ،، تین ماہ ،، ،،
۶۷۴ ۱۹۱۲۷ سپاہی محمد شفیع ،، ایک ،، ،،
۶۷۵ نائک محمد اسمٰعیل ،، دو ،، ،،
۶۷۶ ۱۹۰۶۱ سپاہی صابر خان ،، ایک ،، ،،
۶۷۷ ۱۹۱۹۰ نائک سراج الدین ،، دو ،، ،،
۶۷۸ ۱۹۱۸۰ ،، عبد الرحمٰن ،، دو ،، ،،
۶۷۹ ۱۹۲۴۳ لیس نائک عبد القدیر ،، دو ،، ،،
۶۸۰ ۱۹۲۹۳ ،، محمد اسحٰق ،، دو ،، ،،
۶۸۱ ۱۹۲۹۰ سپاہی عبد الحق صاحب ،، ایک ،، ،،
۶۸۲ حوالدار ظہور الدین ،، تین ،، ،،
۶۸۳ ،، کلرک فتح محمد صاحب ،، دو ،، ،،
۶۸۴ ۱۹۱۲۰ سپاہی نعمت اللہ ،، تین ،، ،،
۶۸۵ ۱۹۳۴۳ لیس نائک عبد الغفار ،، تین ،، ،،
۶۸۶ حوالدار محمد اسحٰق شاہ صاحب - تین ،، ،،
۶۸۷ ۱۹۸۷۴ سپاہی اللہ دتہ صاحب پانچ ،، ،،
۶۸۸ ۲۳۱۰۵ ،، عطاء محمد ،، دو ،، ،،
۶۸۹ ۲۳۱۳۶ ،، بشیر احمد ،، دو ،، ،،
۶۹۰ ۲۳۱۲۸ ،، شریف احمد ،، دو ،، ،،
۶۹۱ چودھری مشتاق احمد صاحب اسسٹنٹ لیبر آفیسر ایک ماہ کی آمد
۶۹۲ چودھری محمد دین صاحب - تہال - گجرات - ساری جائیداد
۶۹۳ لال دین صاحب ،، سات بیگہ زمین
۶۹۴ شاہ نواز خان نمبردار گورداسپور - ساری جائیداد
۶۹۵ میاں چراغ الدین صاحب - ایک کنال زمین - دو ماہ کی تنخواہ معہ پنشن
۶۹۶ مولوی عطاء محمد صاحب محرر دفتر بہشتی مقبرہ - ایک مکان
۶۹۷ زوجہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب - دار الشکر غربی قادیان - پانچ مرلہ زمین
۶۹۸ چودھری امام الدین صاحب مراد آباد - آمد اور جائیداد
۶۹۹ چودھری اشرف صاحب جالندھر - ساری جائیداد و آمد - پانچ ہزار کا وعدہ

۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ کے وعدے

۷۰۰ ۱۹۱۶۵ سپاہی فتح محمد صاحب ایک ماہ کی آمد
۷۰۱ ۲۳۰۷۸ ،، خوشی محمد ،، دو ،، ،،
۷۰۲ ۱۹۳۲۳ ،، اللہ رکھا ،، دو ،، ،،
۷۰۳ ۱۹۱۹۷ نائک عبد الرحیم ،، دو ،، ،،
۷۰۴ ۱۹۱۰۲ ،، محبوب الرحمٰن ،، تین ،، ،،
۷۰۵ ۱۹۲۲۷ سپاہی محمد عالم ،، تین ،، ،،
۷۰۶ ۱۹۲۴۷ لیس نائک حبیب احمد ،، پانچ ،، ،،
۷۰۷ ۱۹۴۰۶ سپاہی قاسم علی ،، تین ،، ،،

انچارج تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نفسِ انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہوتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ نے ۱۳۱۷ ہش / ۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرما کر اس کے سپرد جماعت کے بچوں کی تربیت کا کام بھی فرما دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

(۱) "مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ وہ نوجوانوں کی اصلاح کریں۔ بلکہ ان کا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ بچوں کی اصلاحی شاخ الگ قائم کریں۔ اور اس کے ذریعہ جو چھوٹی عمر کے بچے ہیں۔ ان کی تربیت کریں۔" (الفضل ۲۲ راپریل ۱۹۳۸ء)

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

"ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے۔ وہاں کے نوجوانوں کے لئے جو پندرہ سال سے زیادہ اور ۴۰ سال سے کم عمر کے ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ اس میں شامل ہوں۔"

پس بچوں کی شاخ "مجلس اطفال احمدیہ" کی بنیاد خود حضور نے رکھی۔ اور اسکی اہمیت کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا:۔

"نوجوانی میں بیشک خدمت دین کا کام کرنا اچھا ہوتا ہے مگر..... مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور کام ہے۔ اور وہ یہ کہ بچوں کے اندر بھی یہی جذبات اور یہی خیالات پیدا کئے جائیں۔ کیونکہ بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے۔"

لیکن احمدیت کے فتح و غلبہ کے درخشندہ دور کو قریب تر لانے کے لئے اس حقیقت کو بہت شدت سے احمدی اذہان میں راسخ کرنے کی ضرورت تھی۔ سو خدا نے خود آسمان سے اعلان فرمایا:۔

"نفس انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہوتی ہے"

(الہام حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ)

پس ہر آسمانی آواز کا قدر دان۔ ہر امیر المومنین کے فرمان کی تعمیل کا خواہاں تربیت اطفال کو اپنا ایک اہم فرض تصور کرے۔ اور اس احساس کا عملی ثبوت پیش کرے۔ اب حضور کے ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ ہندوستان میں خود احمدیت کی وسعت اختیار کر رہی ہے۔ ہر مقام کے احمدی نوجوان جہاں خود خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ وہاں سات سے پندرہ ۱۵ سال تک کی عمر کے بچوں کیلئے مجلس اطفال احمدیہ قائم کر دیں۔ ان کے لئے مخلص و مستعد اور حتی الوسع بڑی عمر کے مربی مقرر کریں۔ جو مجلس کے قواعد کے مطابق ان کی تربیت میں ساعی ہوں۔ "وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں۔ انہیں وقت ضائع کرنے سے بچائیں۔ نمازوں کے لئے باقاعدہ لے جائیں۔ اور اخلاق فاضلہ ان میں پیدا کریں۔ اور گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا ہی ضروری ہے۔ مگر یہ تین باتیں خاص طور پر ان میں پیدا کی جائیں۔ یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت۔ سچ کی عادت اور محنت کی عادت۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل ۲۲ راپریل ۳۸ء)

اطفال الاحمدیہ ——— امید از خدام

خدام الاحمدیہ کی تنظیم سلسلہ کے نوجوانوں کی علمی اور عملی ٹریننگ کی غرض سے ہے۔ کیونکہ "زیادہ تر کاموں کی ذمہ داری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہوتی ہے"

لیکن

آج کا بچہ ——— کل کا نوجوان

ایک واضح حقیقت ہے۔ چنانچہ آج کے احمدی بچوں کو جلد ہی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت "خدام الاحمدیہ میں بہر حال شامل ہونا ہوگا" اس لئے قائدین و زعماء کرام اپنے ہاں کے نوجوانوں کو جب لازمی طور پر خدام الاحمدیہ کا رکن بنائیں۔ تو اس امر کی بھی کوشش فرمائیں کہ مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کر کے ۸ تا ۱۵ سال کے بچوں کو بچوں کی اس تنظیم میں شامل فرمائیں۔ اور اس علمی و روحانی تربیت اور ان اعلیٰ اسلامی اخلاق کی ٹریننگ کے لئے جو انہیں "خدام الاحمدیہ" میں شامل ہو کر حاصل کرنی ہے۔ ابھی سے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ

"بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے"

حسب ضرورت فارم رکنیت و بیج اطفال الاحمدیہ مرکز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کانڈی۔ ۲۰ ستمبر۔ چینی فوجوں نے برما کی سرحد پر ٹنگلنگ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر دریائے سالوین کے مغرب میں ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے اور ہندوستان سے چین کو جانے والے راستہ کو دوبارہ کھولنے کی راہ میں آخری رکاوٹ تھا۔

بمبئی۔ ۲۰ ستمبر۔ مسٹر جناح نے مسلمانوں کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ایک سال میں ایک قوم کی حیثیت سے ہمیں بھاری ترقی ہوئی ہے۔ ہم بہت زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ اور آج میں مسلمانوں کو مکمل طور پر متحد دیکھ کر خوش ہوں۔ آج ہمارا قومی تعمیری کام اور خصوصاً پاکستان کا قیام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں عید کے روز یہ عہد کرنا چاہیئے کہ جب تک ہم مکمل آزادی حاصل نہیں کرتے اور پاکستان کے منتہائے مقصود تک نہیں پہنچتے ہم کسی قسم کی بھی قربانی کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔

نئی دہلی۔ ۲۰ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق حاجیوں کے لئے پہلے درجہ کے واپسی ٹکٹ کی قیمت مبلغ ۸۷۸ روپے دس آنے اور عرشہ کے واپسی ٹکٹ کی قیمت مبلغ ۳۲۸ روپے دس آنے ہے۔ ٹکٹوں کی ان قیمتوں میں بحری سفر میں خوراک اور جدہ اور کامران کے محصول بھی شامل ہیں۔

امرتسر۔ ۲۰ ستمبر۔ سونا ۸۔ ۶۸۔ چاندی ۱۔/۱۴۴/۔ پونڈ ۰-۸-۴۴

امرتسر۔ ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چودھری محمد عبد اللہ میونسپل کمشنر صدر مجلس احرار یہاں اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ ستمبر۔ کینیڈین فوجوں نے اتوار کی رات کو بولون پر حملہ کر دیا۔ اور شدید لڑائی لڑتی ہوئی شہر کی بیرونی قلعہ بندیوں کو پار کر گئی ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور انڈیا آفس نے ان ہندوستانی جنگی قیدیوں کو واپس لانے کا انتظام کر لیا ہے۔ جو اس وقت برلن میں ہیں۔

شملہ۔ ۲۰ ستمبر۔ سر چھوٹو رام نے آج ایک انٹرویو میں بتایا کہ گندم۔ چاول اور روئی کے نرخوں میں کمی آ جانے کی وجہ سے پنجاب کے کسانوں میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں ان اشیاء کی قلت کے باوجود پنجاب میں ان کے نرخ گر رہے ہیں۔

ٹوکیو۔ ۲۰ ستمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فلپائن پر اتحادی حملہ ہونے والا ہے۔ صورت حال بہت نازک ہے۔ فلپائن کے لوگوں اور گورنمنٹ کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ حملہ کے مقابلہ کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۰ ستمبر۔ مسٹر کارڈل ہل نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ برطانیہ۔ روس اور امریکہ نے سویڈن سے پرزور پروٹسٹ کیا ہے کہ وہ جرمنی کو کیوں سامان بھیج رہا ہے۔ یہی صورت سپین کے متعلق ہے۔ جو ابھی تک نازیوں کی امداد کر رہا ہے۔

دہلی۔ ۲۰ ستمبر۔ جنگ کے بعد ہندوستان کے آئین میں تبدیلی کرنے کے لئے دہلی اور لنڈن میں سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں ایک ابتدائی کمیٹی بنانے کی تجویز ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ بلغاریہ میں زبردست سیاسی بھونچال آنے والا ہے۔ پچھلی دو وزارتوں کے تمام رکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۰ ستمبر۔ ایک اعلان سے ظاہر ہے کہ امریکن بحری سپاہیوں نے پالے گروپ کے جزیرے پالیو میں کل ۸ ہزار جاپانی ہلاک کر دیئے۔ جاپانیوں کے سب جوابی حملے پسپا کر کے امریکن فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ جزیرہ کے شمالی حصہ پر زیادہ تر اتحادی قبضہ ہے۔ صرف چند مورچے جاپانیوں کے پاس باقی رہ گئے ہیں۔ ان پر بھی جلدی اتحادی قبضہ ہو جائے گا۔

کولمبو۔ ۲۰ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیلون کے آئندہ گورنر سر ہنری مانگ میسن ہونگے جو اس وقت کینیا کے گورنر اور کمانڈر انچیف ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ ستمبر۔ اتحادی چھاتہ فوجیں ہالینڈ میں برطانوی فوجوں کو آگے بڑھنے میں بڑی مدد دے رہی ہیں۔ مزید اتحادی فوجوں کو کمک پہنچ چکی ہے۔ جرمن خبروں سے بھی پتہ لگتا ہے کہ ہالینڈ میں اور فوجیں اتاری گئی ہیں۔ ہالینڈ کے محب وطن دستے بھی اتحادی فوجوں سے مل کر لڑ رہے ہیں۔ ملک میں عام ہڑتال جاری ہے۔ ٹرینوں اور گاڑیوں اور ٹریموے کا آنا جانا بند ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ ستمبر۔ نیسی کے شمال میں اتحادی فوجیں زور شور سے گولہ باری کر رہی ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ ستمبر۔ جرمن فوجیں مشرقی فرانس میں بلیفورٹ کے ننگ .... کا بچاؤ کر رہی ہیں۔

ماسکو۔ ۲۰ ستمبر۔ مارشل سٹالن نے اپنی فوجوں کے نام ایک اعلان جاری کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس نے بالٹک کے مورچہ پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے اور روسی فوجیں چار دن میں ۲۵ میل آگے

وہاں بھی وہ موجود تھے

انہوں نے آئی۔ڈی۔ایس۔ایم تمغہ کیسے پایا

برما میں ایک موقعہ پر لانس نائک نذر حسین (آر۔آئی۔اے۔ایس۔سی) اور سپاہی لال خان (۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ) تین "جیپ" لاریوں میں سے گولہ بارود اتار رہے تھے کہ دشمن نے ان پر مورٹروں سے گولہ باری شروع کر دی۔ نذر حسین نے بموں کی پروا نہ کرتے ہوئے ایک زخمی ڈرائیور کو سنبھالا۔ اور اطمینان سے سامان اتارتا رہا بعد میں زخمیوں کو اٹھانے کے لئے وہ دوبارہ اپنی تینوں "جیپ" گاڑیاں لے کر آیا اور اس طرح اپنی پوری کمپنی کے لئے بہادری کی ایک مثال قائم کی۔ وہ دونوں جوانوں کو اس اعلیٰ کارگزاری پر "آئی۔ڈی۔ایس۔ایم" (ہندوستانی فوج کا نمایاں کارگزاری کا تمغہ) ملا۔ یہ اور ان جیسے دوسرے بہادر برابر جاپانیوں کو پسپا کر رہے ہیں

ان کے ساتھ مل کر کام کرنا بھی باعث فخر ہے اپنے قریب کے بھرتی دفتر سے پوچھیے۔ کہ فوج میں کیسے بھرتی ہو سکتے ہیں۔

دوائیں خریدتے وقت یاد رکھیے

۱۔ کہ کنٹرول کی دوائیں بیچنے والے ہر دوکاندار کو مقامی کنٹرول افسروں کی طرف سے کنٹرول کی قیمتوں کی ایک مکمل فہرست دی جاتی ہے۔ جو اسے قانوناً اپنی دوکان میں نمایاں جگہ لگانی چاہیئے۔

۲۔ کنٹرول کے انتہائی داموں کی فہرست مانگ کر دیکھیے اور اطمینان کر لیجیے کہ یہ تازہ ترین ہے۔ کنٹرول کے پہلے پہل نافذ ہونے سے لیکر اب تک بہت سی دواؤں کی قیمتوں میں کافی کمی ہو چکی ہے اور یہ ترمیمیں سرکاری طور پر دوا فروشوں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ تاکہ اپنی اپنی فہرست میں اصلاح کر لیں۔ اگر آپ کے دوا فروش کی فہرست میں سرکاری ترمیمیں موجود نہ ہوں تو یہ تازہ ترین نہیں ہو سکتی۔ اور دوا فروش "ڈرگ کنٹرول آرڈر" کی رو سے مجرم ٹھہرے گا۔

۳۔ فہرست کے ساتھ ایک انڈیکس یا اشاریہ، مقامی کنٹرول افسروں کی فہرست اور ایک تشریحی نوٹ بھی ہوتا ہے جس میں مکمل طور پر واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ دوا فروش کن صورتوں میں کس قدر دام بڑھا سکتے ہیں۔

DRUG CONTROL

ہمیشہ قیمتوں کی فہرست دیکھ لیجیے

قابل فروخت اراضی

ایک قطعہ چار کنال واقعہ محلہ دار البرکات شرقی جس میں ایک طرف بیس فٹ کی سڑک اور دو طرف دس فٹ کی گلیاں ہیں قابل فروخت ہے۔ خواہش مند دوست ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں یا بالمشافہ گفتگو کریں

شیخ حبیب اللہ

محلہ دار البرکات۔ قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت ایک صد قرص ڈیڑھ روپیہ۔ بچاس قرص ۱۲ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان